جاء الحق وزهق الباطل

رسالہ مضارب موبقہ

جواز دف وطبل مجالس و ماتم سید الشہداء مین بغرض اعلان و اعلام حسب
فرمائش بعض اجلہ موالیان آئمہ نجبا و مروجان مجالس و ماتم خامس آل عبا
روح العالمین لہ الفدا

جواب ردّ المغالطہ

باہتمام احقر بندہ احد السید محمد غفر اللہ ذنوبہ

مطبع تصویر عالم پریس لکھنو مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ محق الحق ومزہق الباطل والصلوۃ علی محمد والہ الذاقین
رؤس کل لاغ وھازل امابعد بالفعل ایک رسالہ شایع ہوا ہے نام سے مولوی
سید علی نقی صاحب چندن پٹی کے اور نام اُسکا رد المغالطہ رکھا گیا ہے اور اسمین
الفاظ نامربوط غیر مہذب جو طریقہ عوام جہال کا ہے استعمال کیے ہین جہال کا قاعدہ
ہے جب وہ جواب سے عاجز ہوتے ہین تو سخت کلامی کرنے لگتے ہین۔ بلکہ گالیان دینا
شروع کرتے ہین اسیطرح مؤلف رسالہ سے جواب مسئلہ دف وطبل کا نہ ہو سکا تو مطلب
اُسکا سمجھے سخت کلامیان کرنے لگے اور بمقتضاے کما تدین تدان کلوخ انداز را پاداش سنگ
است جواب ترکی بترکی دینا چاہیے تھا مگر چونکہ یہہ طریقہ عوام جہال کا ہے شان اہل
اس سے ارفع ہے لہذا حتی الوسع اُس سے اعراض کیا گیا اور اکتفا جواب
پر کی وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان پس صاحبان انصاف وتارکان جدل
واعتساف سنین کہ مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے حسب فرمائش
بعض حضرات دہلی مسئلہ دف وطبل کو تحریر فرمایا موافق اپنی رائے کے جیسا کہ د[illegible]
خلفا عن سلف علماء ومجتہدین کا چلا آتا ہے کسی پر طعن وتشنیع نہین کی بلکہ بہ لط[illegible]
اظہار قول صواب اپنے قول مختار کو بدلائل بیان کیا ہے مؤلف رسالہ نے خو[illegible]
مخواہ بلا وجہ انکی تردید کی لکھدی [illegible] اور اگر فتوی اپنا ظاہر کرنا تھا
تو بطور مسئلہ کے بااستدلال مہذب طریقہ سے لکھا ہوتا بلا تعرض غیر جیسا کہ مسئلہ دف

طبل مین لکھا ہے اور مولانا مدظلہ العالی اور مولوی صاحب مولف رسالہ کے مابین
کوئی مخالفت کوئی بغض و عناد بھی نہین ہے بلکہ مولانا انکو جانتے بھی نہین ہین پس
لامحالہ بانی اس تحریر کا کوئی شخص غیر ہے جو عناد قلبی مولانا سے رکھتا ہے انکی توہین
چاہتا ہے اپنے بچا سکنے کے لیے بیچارہ مولوی صاحب کو معرض طعن و تشنیع خلائق
و وبال آخرت مین مبتلا کیا بیان اسکا یہہ ہے کہ مسئلہ دف و طبل مین حضرت مولانا منفرد
نہین ہین بلکہ یہہ مسئلہ اختلافی ہے بعض عدم جواز کے قائل ہین بعض جواز کے مثل
شیخ جعفر نجفی و شیخ زین العابدین و شیخ حسین کے اور کلام اساطین قدما و متاخرین
سے بھی جواز مستفاد ہوتا ہے جیسا کہ بیان ہوگا کیا یہہ حضرات آپکے نزدیک مجتہد
نہ تھے سب نے معاذ اللہ مغالطہ دیا اغرا بجہل کیا فساق و فجار تھے اور مسائل اختلافیہ
مین مقلد جس مجتہد کی رائے اختیار کریگا ماجور و مثاب ہوگا بالاتفاق دوسرا مجتہد
جسکی رائے مخالف مجتہد اول کے ہے وہ مجتہد اول کو جھوٹا نہین کہہ سکتا ہے
نہ اسکی توہین و تذلیل کر سکتا ہے یہہ گناہ کبیرہ عدالت سے خارج کر دیتا ہے ایسا
شخص قابل تقلید واقتدا نہین بالاتفاق اور یہان مولف رسالہ نے جناب
مولانا کی نسبت کہا ہے کہ انھون نے مغالطہ دیا مقلدین کو یعنی اغرا بجہل کیا اور
انکا اجتہاد انوکھا اجتہاد ہے اور رکیک باتین بیان کی ہین مبتدی طالب علم
سے بھی بدتر ہین اور بیان انکا لغو ہے پس جتنے علماء کرام نے متقدمین و متاخرین
سے فتوی جواز کا دیا ہے اور انکے کلام سے جواز مستفاد ہوتا ہے مثل مولانا کے
وہ سب مغالطہ دھوکہ باز اغرا بجہل کرنیوالے ہوئے اور انکا اجتہاد بھی انوکھا تھا
اور تمام باتین انکی رکیک تھین مبتدی طالب علم سے بھی بدتر تھے بیان انکا لغو تھا
سب وہ فساق و فجار قابل تقلید نہ تھے نعوذ باللہ من شرور انفسنا طرفداری نے بیچارہ
مولف رسالہ کو وبال عظیم آخرت مین مبتلا کیا۔ بعد تمہید بیان مذکور کے جو کہ افشانی مولف

۲ جسکا مآل یہ ہوتا ہے کہ جتنے اعمال امت محمدیہ کرتے ہین خلاف آپکی رائے کے وہ سب باطل ہین

رسالہ نے کی ہے اور جو مبنی اپنا قرار دیا ہے اگرچہ وہ قابل جواب نہین ہے مگر اس
خیال سے کہ عوام الناس مغالطہ مین اور دھوکہ مین نہ آوین اور تعزیہ داری سید الشہدا
روحی لہ الفدا مین کمی ہو جاوے بطور اختصار اُسکو باطل کیے دیتے ہین اور جو مہملات
لکھے ہین اُنکو صاحبان فہم خود سمجھ لینگے اُنکے جواب مین اوقات ضایع کرنا ہے **قولہ**
میری سمجھ مین ابتک یہہ نہین آیا کہ دف وطبل وتاشہ کا با غنا کے بجانا اسکے کیا معنی ہین
اقول ایسی بدیہی بات جسکو عوام بلکہ اطفال تک جانتے ہین کہ مجالس عزا مین اور
تعزیہ کے ساتھ کسطرح ڈھول تاشہ بجتا ہے جب اسکے معنی آپ نہین سمجھے تو جواب
کیا دیا آپنے یہی وجہ ہے کہ جواب مین ٹھوکرین کھائی ہین **قولہ** بلکہ باجا بجانا مطلقا
حرام ہے **اقول** موضع نزاع دف وطبل وتاشہ کا بجانا ہے نہ مطلق باجے کا جیسے
سارنگی وستارہ وغیرہ بھی ہو محل ہے آپ دھوکا دیتے ہین اور دف وطبل کا مطلقا حرام
ہونا قابل تسلیم نہین کوئی اس اطلاق پر دلیل نہین اور جن روایات واقوال علما کو
آپنے دلیل قرار دیا ہے اُنسے اطلاق ثابت نہین جیسا کہ بیان ہوگا **قولہ** یہی معنی ہین
کہ نفس باجہ مین غنا ہو تو نا جایز ہوگا یا لا اجایز تو اسکا قائل بجز سوائے مولانا کے اور کوئی نظر
نہین آتا **اقول** پہلے ہم مطلب عبارت مولانا مدظلہ کا آپکو سمجھاتے ہین جس کو آپ
نہین سمجھے باوجود بدیہی ہونیکے بعد کو آپ کے کلام نامربوط کا جواب دینگے مطلب
عبارت مولانا کا یہہ ہے کہ دف وطبل وتاشہ کا بجانا تعزیہ ومجالس مین اُس عنوان
سے جسکو عرف مین باجہ بجانا کہتے ہین یعنی بعنوان لہو ولعب ناجایز ہو بلکہ مقصود اس سے حکایت دیا دولانا ہو اس باجے کا جو اہل
شام وکوفہ بروز عاشورہ بجاتے تھے تاکہ مظالم اُنکے ظاہر ہون یا اعلام رویت ہلال محرم یا شروع وختتام مجلس عزا
ہو جیسا کہ بعض بلاد ہندوستان مین دستور ہے یہہ مرغوب ومطلوب بلکہ موجب شوکت عزاداری ہے اور آپ جو کہتے ہین
کہ سوائے مولانا کے اسکا کوئی قائل نہین ہے محض جھوٹ وعوام فریبی ہے بہت سے علما
اسکے قائل ہین مثل جناب شیخ جعفر نجفی وجناب شیخ مرتضی وجناب شیخ زین العابدین

وجناب شیخ حسین صاحب ظلہ اور جو حضرات تعزیہ امام حسین علیہ السلام مین غنا تک
کو جائز جانتے ہین جسکی حرمت اشد ہے دف وطبل کی حرمت سے جب بعنوان غم کوئی
بجایا جاوے غالبا اسکا انکار آپ بھی نکرینگے یہہ سب علما قائل جواز کے ہین بلکہ جناب
آقا شیخ زین العابدین صاحب وجناب آقا شیخ حسین صاحب نے فرمایا ہے کہ موجب
اجر و ثواب و مرغوب و مطلوب ہے بلکہ جب کسی ناواقف نے مثل آپکے اسمین قیل و
قال کیا اور توجیہ پوچھی تو اُنھون نے توجیہ بیان فرمائی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ
جب مقصود دف وطبل وغیرہ سے حکایت ہو اور یاد دلانا ہو اُن دف وطبل کا جو
یزیدی بروز عاشورہ بجاتے تھے تو جائز ہے اسواسطے کہ ایسے اُمور مین حکایت تو یاد
فعل دلانا جائز ہے جیسا کہ شبیہ بنانے مین ہوتا ہے اور لہو و لعب مین کسیطرح جائز نہین ہے
اگرچہ قصد مختلف ہو اور ایسے اُمور مین حکایت امر حرام کی بھی حرام نہین ہے بقصد مذکور
جیسا کہ ملحقات جدیدہ ذخیرۃ المعاد صفحہ ۶۰۸ مین ہے بعینہ اُنکے سوال وجواب کے
نقل آخر رسالہ ہذا مین لکھی جاویگی یہی مطلب جناب مولانا کا ہے جسکو آپ نہین سمجھے اور بے
سمجھے بوجھے کہدیا کہ سوائے مولانا کے اور کوئی نظر نہین آتا اس سے آپکی نظر کا حال
بھی معلوم ہو گیا اور آپ کا دعوی کہ دف وطبل کا بجانا مطلقا حرام ہے باطل ہو گیا
کیونکہ جب مطلقا حرام ہوا تو حکایت بھی امر حرام کی حرام ہو گی تو اب ہم آپسے یہہ
پوچھتے ہین کہ امام حسین علیہ السلام کی نسبت ابن زیاد ملعون نے کہا کذاب ابن الکذاب
کسی نے کہا اس خارجی کسی نے کہا اتعجلت بالنار وغیرہ جیسا کہ ارباب
مقاتل سید علی بن طاؤس و صاحب بحار وغیرہ علمائے متدینین لکھتے ہین اور ذاکرین
پڑھتے ہین تو آپ کے نزدیک یہہ تمام علمائے کرام و ذاکرین مرتکب فعل حرام کے ہوئے
اور ہوتے ہین استغفر اللہ صاف صاف کیون نہین کہدیتے کہ تعزیہ و مصائب
سید الشہدا کا بیان کرنا نعوذ باللہ حرام ہے اور امام حسین علیہ السلام ہی کے پیچھے آپ

پڑے ہین کبھی عروسی حضرت قاسم کو منع کرتے ہین کبھی شوکت عزاداری اور اُسکے اعلان کو
منع کرتے ہین مولانا مدظلہ نے بہت سے مسائل شایع کیے ہین مثل جلت صدف و مروارید
وابریشم خام و شکر تیغال وغیرہ یا جناب آقا سید کاظم طباطبائی مدظلہ العالی جانوان بزر حلال
ہون خواہ حرام اُنکے فضلہ کو طاہر جانا ہے اُنمین سے کسی کا جواب لکھا ہوتا کہ آپکی لیاقت
معلوم ہوتی۔ اب صاحبان فہم انصاف سے ملاحظہ فرماوین کہ قوم کو مغالطہ دینے
والا رکیک باتین کہنے والا مبتدی طالب علم سے بدتر انوکھا اجتہاد کرنے والا مؤلف سالہ
ہوئے یا ہمارے مولانا مدظلہ العالی و دیگر علمار کرام مذکورین ہوئے فاعتبروا یا اولی الابصار
قولہ دف و طبل و تاشہ وغیرہ کا آلات لہو مین داخل ہونا اور اُنکے بنانے اور
استعمال کرنے کا مطلقاً حرام ہونا مجمع علیہ ہے اور اُنکے غایت مقصودہ کا جسکے لیے وہ
بنائے گئے ہین لہو و لعب مین منحصر ہونا عقلا کے نزدیک از قبیل مسلمات ہے اور اُن
کسی غایت صحیحہ کا فرض کر لینا اُنکی حرمت کو ہرگز برطرف نہین کر سکتا ورنہ کل حرام
چیزون کے حلال ہونے کا حکم کرنا لازم آئیگا اسلیے کہ کوئی حرام چیز ایسی نہین فرض کیجا سکتی
جسمین کوئی حلال منفعت نہ فرض کیجا سکتی ہو لیکن تالی کا باطل ہونا مسلم ہے لہذا مقدم
کے باطل ہونے مین بھی شبہ نہوگا **اقول** یہ عبارت محض غلط ہے عوام کو دھوکا دیا ہے دف و طبل تاشہ
کبھی حرب و جنگ مین استعمال کرنے کے واسطے بنائے جاتے ہین کبھی اعلان کیواسطے
بنائے جاتے ہین جیسا کہ تاجر بروقت نیلام وغیرہ کے بجواتے ہین یا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے
کبھی شوکت و دبدبہ کے واسطے بنائے جاتے ہین جیسے بادشاہ کی سواری مین ڈنکا
بجتا ہے کبھی خاص محرم مین تعزیہ داری مین استعمال کرنے کے واسطے بنائے جاتے ہین
جیسا کہ بعض بلاد و اطراف دیہات مین طبل نقارہ خاص محرم کے واسطے بناتے ہین
غیر محرم مین استعمال نہین کرتے پس دف و طبل کا منحصر آلات لہو مین ہونا انکی
وضع خاص لہو و لعب کیواسطے ہوئی اور نہ انکا استعمال مطلقاً حرام و نہ مجمع علیہ ہے جیسا کہ

بیان ہوگا۔ صاحب مستند الشیعہ تحریر فرماتے ہین جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اکثر مقامات مین دف
وغیرہ سے انتفاع ہوتا ہے مثل حفظ مال و متاع و نقل غلات وغیرہ مین اور تحقیق یہ ہے
کہ اجماع کا تحقق ادن جیز دمین جنہین کہ ترتے مقصود منفعت حلال ہو اور اُسمین شایع ہو ل
جوز و دف کے معلوم نہین اور جو احادیث غیر معتبرہ منع مین وارد ہوئے ہین اُنکا
منجبر ہونا بھی شہرت وغیرہ سے ثابت نہین اور دلالت احادیث معتبرہ کے مطلق منع
مین مہیا ننک کہ منفعت مقصودہ مذکورہ مین جو شایع ہے غیر واضح ہے بلکہ اجماع اسکے
خلاف پر فی الجملہ واضح ہے پس جواز بقصد مذکور جنمین وہ شایع ہے اظہر ہے انتہی
موضع الحاجۃ اور بھی بیان مذکور سے اقلاً اتنا تو ضرور معلوم ہوا کہ بقصد منافع مذکورہ
دف و طبل کا استعمال مشکوک فیہ ہے اور قدر متیقن بقصد لہو و بعنوان ملاہی بجا ہے۔ نا
پس اقتصار قدر متیقن پر لازم ہوگا اور مشکوک فیہ مین اصل کیجانب رجوع کیجائیگی جیسا
کہ فقہا کا عمل ہے اور اصل اباحۃ ہے وہو المطلوب اب تمام البہ فریبی آپ کی خاک
مین مل گئی۔ اور یہ کہنا آپ کا کہ اُنہین کسی غایت صحیحہ کا فرض کر لینا اُنکی حرمت کو
برطرف نہین کر سکتا تو جناب والا یہان غایۃ صحیحہ فرض نہین کی گئی ہے بلکہ مستقلاً
واقعی طور سے غایت اُسکی امر مباح بلکہ موجب اجر و ثواب ہے جیسا کہ جناب شیخ
زین العابدین و جناب شیخ حسین نے فرمایا ہے کما سبق بلکہ اُنکی وضع مین غایت
صحیحہ داخل ہے اور غایت صحیح سے حرمت بھی زائل ہو جاتی ہے جیسا کہ شراب
کا بنانا خریدنا فروخت کرنا سب حرام ہے اگر شراب بناوے سرکہ بنانیکے واسطے
تو حلال ہوگا باعتبار نص و فتویٰ دونون کے بلکہ کشف اللثام مین ہے لا یحکم
بفسق متخذ الخمر الا اذا علم انہ لا یرید بہ التخلیل کما فی الجواہر یعنی
شراب بنانیوالے پر حکم فسق کا نہین کیا جاوے گا مگر جبکہ معلوم ہو جاوے کہ اُسکی غرض شراب
بنانے سے سرکہ بنانا نہین ہے یا حفظ کتب ضلال فی نفسہ حرام ہے اور بغرض تردید

حلال ہے اور صاحب جواہر نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے کہ جب کسی شے مین دو منفعتین ہون ایک حلال دوسری حرام تو مدار حلت و حرمت کا قصد پر ہوگا اگر مقصود منفعت حلال ہوگی تو حلال ورنہ حرام جیسا کہ مسئلہ دف و طبل مین مذکور ہے اور آپ کا صفحہ ۱۳ مین یہہ کہنا کہ یہہ اُنھین چیزون مین جاری ہوتا ہے جنکی دو غایت حلت و حرمت مین مستقل موجود ہو جیسا کہ انگور مین ہے نہ یہہ کہ خواہ مخواہ کسی فعل حرام مین حلیت کی نیت فرض کر لی جاوے جیسا کہ آپنے باجے مین حلیت کی نیت فرض کر لی ہے انتہی۔ نافہمی ہے جیسا انگور مین دو منفعتین مستقل ہین فرضی نہین ہین ویسا ہی دف و طبل مین بھی مستقل ہین فرضی نہین انگور مین بھی اگر فرض کر لیا جاوے کہ تجارت اسکی بغرض صحیح جائز ہے اور مقصود واقعی شراب بنانا ہو تو تجارت اُسکی حرام ہوگی ورنہ حلال یہی حالت دف و طبل کی ہے اگر واقعی مستقلاً غرض و غایت اُسکے بجانے سے امر مباح مثل حکایت و اعلان وغیرہ امر مباح کی ہو نہ لہو و لعب تو حلال ہوگا ورنہ حرام خواہ وہ شے جسمین دو جہتین حلت و حرمت کی ہین حلال ہو یا حرام مطلب صاحب جواہر کا یہی ہے کوئی تخصیص اُسمین شے حلال کی نہین کی بلکہ عام ہے پس فرق کرنا تحکم ترجیح بلا مرجح ہے پس جو مطلب آپنے بڑی مشقت سے عبارت جواہر سے نکالا نہ اُس سے نکلتا ہے نہ آپکو مفید ہے اب آپکی تمام منطق اور مقدم و تالی بنانا بنایا و منثور ہوگیا فتامل و تدبر جیدا **قولہ** مطلق آلات لہو کی حرمت یا حلت کا محض غرض و غایت پر قرار دینا صحیح نہوگا جیسا کہ مولوی صاحب ممدوح نے اپنے ڈیڑھ ورقی رسالہ مین خیال کیا ہے **اقول** یا آپ عبارت کا مطلب نہین سمجھے یہہ بعید ہے یا تجاہل وافر کیا تاکہ جواب دینے مین آسانی ہو عوام جہال مین نام ہو جاوے کہ جواب ہو گیا۔ جناب والا ہرگز مولانا مدظلہ نے مطلق آلات لہو کی حلت و حرمت کو محض غرض و غایت پر قرار نہین دیا ہے بلکہ مقصود اُن کا یہہ ہے کہ خاص دف و طبل و تاشہ کا بلا غنا کے تغریہ و علم کے ساتھ بجانا نہ بطور لہو و لعب بلکہ بغرض حکایت و اعلان

جائز ہے اور آپ افترا کرتے ہین کہ مطلق آلات لہو جنمین سارنگی ستار و مزامیر وغیرہ سب
داخل ہین اُنکا بجانا جائز جانا ہے بغرض وغایت وان ھذا الا بھتان عظیم اور ڈیڑھ ورقی
رسالہ نے تو آپکے حواس باختہ کر دیے مطلب تک اُردو عبارت کا نہین سمجھتے سوال از
آسمان جواب از ریسمان ہوتا ہے ایسے شخص کو ملا فاضل کہنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی نا قابل
اپنے تئین ظل سبحانی و فخر المحققین وغیرہ کہے **قولہ** اس مقام پر بغرض تمین چند تئین
آخر صفحہ تک جو تطویل بلا طائل کے ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ احادیث اور علما کے
کتب مین لکھا ہے کہ آلات لہو کا استعمال مطلقاً حرام ہے اگرچہ غایت اوسکی کوئی امر
مباح بھی فرض کیجائے اسلیے کہ بہ اعتبار غالب اُنمین لہو و معصیت کے سوا کوئی غایت
نہین ہوتی اور اُنکے بنانے کی غرض بھی یہی ہے اور اُنکی آواز کا مطلقاً سننا
حرام ہے اور علماء کرام مین کوئی بزرگ ایسے نہین ہین جنھون نے دف و طبل وغیرہ
آلات لہو کی حرمت کو کسی خاص غرض وغایت کے متعلق کیا ہو صاحب کشف
الغطا سے مسامحہ ہوا ہے انتہی ملخصاً - **اقول** جو کچھ آپنے بیان فرمایا اُسکا جواب
ہمارے بیان سابق سے ظاہر ہے فلا نعیدہ اور جو احادیث اور افادات علما
اور کتابون کے نام آپنے لکھے ہین کوئی آپکے مفید نہین اور نہ ہمارے مضر ہین
ہان البتہ عوام ناسمجھ کو فریب دینے کے واسطے کافی ہین شاید یہی غرض آپ کی بھی
ہو اُنسے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آلات لہو و غنا کا استعمال بغرض لہو و لعب و تلذذ حرام ہے
اسکے ہم بھی مخالف نہین ہین مطلب ہمارا یہہ ہے کہ خاص دف و طبل کا بجانا بہ غرض
حکایت و اعلان امر مباح نہ بطور لہو جائز ہے اور آپ کی احادیث وغیرہ سے یہہ نہین
نکلتا اسواسطے کہ آپکے نمبر ۵ حدیث کہ خداوند عالم نے اُنھین چیزونکو حرام قرار
دیا ہے جنسے طرح طرح کے مفسدے پیدا ہوتے ہین اور اگر ایسی چیز ہو کہ جس مین کوئی
منفعت ملحوظ رہے تو اسکا یہہ حکم نہوگا یعنی حرام نہوگا اور نمبر ۱۲ حدیث سماعہ مین ہے کہ

جو آلات زمین پر ایسے ہون جنکو لوگ بغرض تلذذ استعمال کرتے ہون وہ سب بھی اسی حکم مین داخل ہونگے یعنے حرمت مین اور روایت فصول مہمہ مین ہے کہ خدا نے اُس صناعہ کو حرام کیا ہے جسمین محض انواع فساد کے پیدا ہون اور اُسمین کوئی وجہ صلاح نہ ہو اور جو صناعہ راجع ہو بعض وجوہ منافع کیجانب وہ حرام نہو گی ان فقرات کو اپنے مخالف مطلب سمجھ کے نقل نہین کیا حالانکہ مستند مین موجود ہے یہہ بیان آپ کا مناقض ہے بیان اول کے پس موجب الاخبار یفسر بعضہا بعضاً وحمل المطلق علی المقید جتنی احادیث آپنے لکھے ہین اُن سب کے معنی یہی ہین کہ آلات لہو کا استعمال بطور تلہی و تلذذ حرام ہے یہہ ہمارے مضر نہین اسیوجہ سے مسالک و جواہر مین اُنکی بیع کو جائز جانا ہے جیسا کہ مسئلہ دف و طبل مین بیان ہوا اور مؤید ہمارے ہی قول صاحب مستند کا وہ فرماتے ہین نعم لو کان یتخذ للمنافع المحللة ایضاً ای لم ینحصر اتخاذہا للہو خاصة بل قد ینصرف الی وجوہ المنافع المحللة بحیث کان ذلک متعارفاً فالحکم بجواز الانتفاع منہ بہذا الوجہ کما ذکر فی روایة الفصول المہمہ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ آلات لہو کا بنانا اگر منافع حلال کیواسطے بھی ہو یعنے منحصر اُنکی وضع خاص لہو کے واسطے نہو بلکہ کبھی اُنسے منافع حلال بھی ہوتے ہون اس حیثیت سے کہ اُنمین متعارف بھی ہون تو اُنسے انتفاع اسوجہ سے جائز ہے جیسا کہ روایت فصول مہمہ مین مذکور ہوا انتہی ور دف و طبل کا بنانا بھی اسیطرح کا ہے جیسا کہ بیان ہوا اسیطرح جو ادوات و کتب علما کو آپنے لکھا ہے اُنسے بھی مراد مطلقاً حرمت نہین ہے بلکہ جب بطور تلہی و تلذذ ہو اور مفسدہ اُس سے پیدا ہون بلکہ مستند الشیعہ مین ہے کہ مستفاد کلام شیخ الطائفہ سے استبصار مین یہہ ہے کہ حرمت غنا کی مخصوص بعض افراد مین ہے یعنی انواع ملاہی مین نہ مطلقاً اور یہی ظاہر ہے کلام کلینی علیہ الرحمہ سے اور صاحب کفایہ کے کلام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب کافی غنا کو قرآن مین حرام نہین جانتے ہین اسی طرح

اور بعض اساطین علما کی نسبت لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعض نے مراثی امام حسین
علیہ السلام مین غنا کو جائز جانا ہے انتہی ملخصا - اور یہ ظاہر ہی کہ حرمت غنا کی اشد ہی حرمت
دف وطبل سے جو متنازع فیہ ہے جب غنا جسکی حرمت اشد ہے مطلقا حرام نہوا اُن حضرات
کے نزدیک مراثی مین تو دف وطبل جسمین نہ غنا ہو نہ لہو ولعب نہ قصد اُسکا وہ کیونکر
حرام ہو جاویگا اور بھی جناب شیخ مرتضیٰ اعلی اللہ مقامہ کتاب مکاسب مین فرماتے ہین
کہ جو آواز بکیفیت لہو کے ہو اور شمار اُسکا الحان مین اہل فسق ومعاصی کے ہو وہ
حرام ہے اگرچہ فرض کیا جائے کہ اُسمین غنا نہین ہے اور جس آواز کا شمار لہو مین نہین ہی
وہ حرام نہین ہے اگرچہ فرض کیا جاوے کہ اُسپر غنا صادق آتا ہی بفرض غیر محقق اسلیے کہ
کوئی دلیل حرمت غنا پر نہین ہی جبتک کہ وہ بکیفیت باطل ولہو ولغو وزور کی نہو اور
لہو دو امرون سے متحقق ہوتا ہے اول جبکہ تلہی کا قصد کرے اگرچہ لہو نہو دوسرے فی نفسہ
وہ لہو ہو سننے والون کے نزدیک اگرچہ مقصود اُس سے تلہی نہو اور مرجع لہو کا عرف کے
جانب ہی اور وجدان اُسکے تحقق کا حکم کرتا ہے انتہی اور اُمور مذکورہ سے کوئی امر دف و
طبل متنازع فیہ مین نہین ہی پس حرمت بھی نہوئی وہو المطلوب اور مسامحہ کا جواب آیندہ
بیان ہو گا پس دعوی آپ کا جھوٹ وغلط ہوا خاک مین ملگیا الحمد للہ علی احقاق
الحق وابطال الباطل **قولہ** صفحہ ۸ سطر ۳ مین ہماری دیر کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ آلات
لہو کا استعمال مطلقا حرام ہے جسپر اجماع واخبار معتبرہ دلالت کرتے ہین ایسی صورت مین
جناب شیخ جعفر نجفی کا قول محض مسامحہ پر محمول کیا جائیگا **اقول** جو تقریر آپنے بیان کی جھوٹ
ولغو ہونا اُسکا بیان کر دیا اُسی سے آپکی قابلیت وسخن فہمی ارباب فہم پر بخوبی آشکار ہو گئی
اور جب جواب نہو سکا تو آپنے انکو خلاصی کیواسطے مسامحہ کہدیا حالانکہ اُنھون نے باستدلال
معقول بیان فرمایا ہے صاحب جواہر نے اُنکے بارے مین لکھا ہی کہ اپنے معاصرین مین وہ
حدت ذہن وذکا مین ممتاز تھے اُنکو آپ ایسا شخص جو اُردو سمجھنے کی قابلیت نرکھتا ہو کہے مسامحہ

ہوا ہے خدا کی شان اچھا اگر اُنسے مسامحہ ہوا تو جناب شیخ زین العابدین وغیرہ علماء مذکورین سے کیا ہوا اُن سب کے بارے مین یہی کہدیا ہوتا کہ مسامحہ ہوا ہیہ سہل لٹکا ہے حالانکہ مسامحہ ادلہ حلت و حرمت مین نہین ہوتا قولہ صفحہ ۹ کی آخر سطر سے صفحہ ۱۳ - ۲۱ سطر تک جو قابل جواب ہے اُسکا خلاصہ ہیہ ہے کہ نکاح و ختنہ کا ذکر بیان بیفائدہ ہے اسلیے کہ اُنکا استثنا روایت سے ثابت ہے نہ بوجہ اعلان کے پس غیر کو اسمین داخل کرنا قیاس ہے اگر علت اُسکی اعلان ہوتا تو علامہ وغیرہ کا روایت کیجانب نسبت کرنا خطا ہوتا اور مولوی صاحب کا کہنا کہ حدیث مین ختنہ کا ذکر نہین ہے غلط ہے اور طبل حربی کا اشیاء محللہ مین داخل کرنا صحیح فرض کیا جائے تو وہ ماانحن فیہ مین مفید نہ ہوگا حالانکہ قول مذکور خود ہی ضعیف ہی اُس سی استدلال کرنا فضول و مہمل ہے انتہی باقی جو تطویل بلا طائل کی ہے اُسکا جواب مکرر بیان ہو چکا **اقول** جب اُردو عبارت آپکی سمجھ مین نہین آتی تو علماء محققین کا آپ کیون مقابلہ کرتے ہین سے ہر کہ نداند و بداند کہ بداند + در جہل مرکب ابد الدہر بماند + ہم صاحبان فہم کیخدمت مین عرض کرتے ہین کہ غرض نکاح و ختنہ کے ذکر سے ہیہ ہی کہ علاوہ دلائل مذکورہ کے ایک دلیل تنقیح مناط قطعی ہے اور وہ حجۃ ہے مثل قیاس بالاولویۃ و منصوص العلۃ کے جیسا کہ اصول مین ثابت ہے ورنہ تخلف معلول کا علت سے لازم آویگا اور وہ ممتنع ہی اور مناط و علت جواز نکاح مین اعلان ہے جیسا کہ حدیث اعلنوا النکاح واضربوا علیہ بالغربال یعنی الدف اور حدیث فصل ما بین الحلال والحرام بالضرب بالدف عند النکاح یعنے حلال و حرام مین فرق کردو سات بجانے دف کے بروقت نکاح کے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ علت دف بجانے کی اعلان ہے اور تیسری حدیث علی بن ہیار کی ہے حضرت نے فرمایا اعلان کرو نکاح مین اور اعلان کرو اُسکا اپنے درمیان مین اور اُسمین دف بجاؤ ان روایات سے صاف ظاہر ہے کہ علت دف بجانیکی اعلان ہے یہی وجہ ہے کہ نکاح و ختنہ دونون مین دف بجانیکی دلیل

مین احادیث ثلثہ مذکورہ کو علمانے بیان فرمایا ہے حالانکہ اُنمین ختنہ کا ذکر نہین ہے اگر علت
اعلان نہوتی تو دلیل خاص اور مدعی عام ہوتا دلیل ناتمام رہتے اور شارح کبیر علیہ الرحمہ
کے بیان سے بھی یہی ظاہر ہے وہ فرماتے ہین وقوۃ دعوی کون مناط الجواز قطعیا
مشترکا بینہما یعنے یہہ دعوی قوی ہے کہ مناط وعلت جواز دف بجانیکا قطعی ویقینی ہی
اور وہ مشترک نکاح وختنہ دونومین ہے پس فرق کرنا بیوجہ ہوگا جب غرض وغایت
دف بجانے سے اعلان وشہرت ہوگی تو جائز الا ما اخرجہ الدلیل اور یہہ کہنا مولف
رسالہ کا کہ اسکا دعوی کرنا کہ حدیث مین ختنہ کا ذکر نہین ہے غلط ہے یہہ بھی نافہمی ہے
مطلب یہہ ہے کہ حدیث ثلثہ مذکورہ مین ختنہ کا ذکر نہین ہے اور اُنکو دلیل قرار دیا ہے
جواز دف کے ختنہ مین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علت اعلان ہے نہ استثنا ورنہ کوئی روایت
ختنہ کے باب مین بھی ذکر کرتے اور علامہ وغیرہ نے جو استثنا کو روایت کیجانب منسوب
کیا ہے یہہ اُنکی رائے ہے یہہ بھی تو نہین فرمایا اُنھون نے کہ اعلان وشہرت اسکی علت
قرار دینا غلط ہے تصویب کے وہ قائل نہین ہین مثل فرقہ مصوبہ کے یہہ صفت آپ ہی مین
ہے کہ اپنی رائے کی مقابلہ مین سبکی رائے غلط سمجھتے ہین پس جتنے اعمال اُمت محمدیہ کے خلاف آپکی رائے کے ہوتے ہین
وہ سب باطل ہوتے ہین یا لہا من مصیبۃ ما اعظمہا اور یہہ کہنا آپکا کہ طبل حربی کا اشیاء محللہ مین داخل کرنا
صحیح فرض کیا جائے الخ اے ارباب فہم ملاحظہ فرمائین کہ شرح لمعہ ایک مشہور کتاب ہے سیکڑون طلبہ اسکو پڑھتے ہین درس مین
داخل ہے اُسکی کتاب الوصایا مین صراحتا لکھا ہے اُسکی نسبت مؤلف رسالہ فرماتے ہین کہ اسکا داخل کرنا صحیح فرض کیا جائے ایسی
قابلیت ولیاقت ہے اور مقابلہ کرنے چلے ہین محققین کا ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد مسکین
خود را رنجہ کرد اُسیطرح یہہ کہنا ہے کہ ما نحن فیہ مین مفید نہین ارے جناب ملا فاضل صاحب
ذرا ہوش مین آئیے جب طبل حربی اشیاء محللہ مین داخل ہوا تو اُسکا حرب مین بجانا خرید وفروخت
کرنا سب جائز ہوگا یہی مطلب ہے پھر کیونکر مفید نہوگا اور یہی جب قول مذکور آپنے دیکھا ہی نہین
ہے تو ضعیف کیونکر ہو گیا کیا دلیل ضعف کی ہے اور تمسک کرنا اُس سے مہمل کیونکر ہوا حالانکہ

شہیدین علیہما الرحمہ نے لکہا ہے جنکے قول کو بڑے بڑے علمائے کاملین اپنے دعوی کی سند مین پیش
کرتے ہین اور آپنے بغیر سند بغیر وثوق ضعیف کہدیا چہ نسبت خاک را با عالم پاک تمام ہالینے
آپکی جہالت ٹپکتی ہے فتدبر قولہ صفحہ ۱۳ سطر ۸ مین آخر صفحہ تک جسکا خلاصہ یہہ ہے
جب ایک فعل حرام کے ضمن مین ظالم کے ظلم کا اظہار ہونا اور سبب تأسف و تنفر پیدا ہونا فرض
کرکے اجازت دیجائے تو اگر مجلس کی زینت اور سبب حزن شراب کے دور کو تصور کرین
تو وہ بھی جائز ہوگا اقول جناب محقق صاحب شراب تو قطعًا حرام ہے اور دف وطبل
کی حرمت ثابت نہین ہے اقل مرتبہ مشکوک فیہ ہے اور حالت شک مین اصل اباحت ہے مباح کا قیاس محرم پر
قیاس شیطانی ہے دوسرے یہہ کہ فرض کو یہان دخل ہے دف وطبل سے اعلان وغیرہ فرض نہین
کیا ہے بلکہ واقعی اعلان ہوتا ہے اور مقصود واقعی بھی یہی ہوتا ہے یہہ بدیہی ہے ہر شخص سمجھتا
ہے اور کوئی دیوانہ تصور نہین کرسکتا کہ دور شراب موجب اظہار و رقت ہے ماتم
سید الشہدا مین ایسے خیالات آپ ہی سے مخصوص ہین قولہ صفحہ ۱۴ سطر ۲ سے سطر ۱۶ تک
جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اطراف دیہات مین عزاداری کا مدار صرف باجہ پر منحصر ہے غلط ہے
حالانکہ ایسا نہین ہے اور طعن بھی کیا ہے اقول مطلب عبارت مسئلہ کا یہہ ہے کہ عزاداری
کا مدار مثل اسی قسم کے اعلان پر ہے لفظ ایسا اسپر دلالت کرتا ہے اکثر اہل دیہات نے
بیان کیا کہ ہمارے یہان کا مدار ایسے ہی اعلان پر ہے بغیر اعلان کوئی مجلس مین نہین آتا
یہہ عادت جاری ہو گئی ہے اگر بعض دیہات مین یہی عادت جاری ہو گئی ہو نہ کل مین
تو کیا حرج ہے اور کیا غلطی ہے مہملہ قوۃ مین جزئیہ کے ہوتا ہے آپ تو بڑے منطقی ہین
حالانکہ لفظ صرف اور منحصر عبارت مسئلہ مین نہین ہے ہان البتہ آپکی تحریر سے کلیۃً نفی
نکلتی ہے جو دعوی بلادلیل ہے جو آپ سے منطقی کو یہہ زیبا نہین ہے قولہ واہ کیا نئی منطق ہے
آپ کے نزدیک کسی قاعدہ کلیہ سے اگر کوئی شے استثنا کردیجائے تو وہ شے مرتبہ کلیۃ
مین باقی نہین رہتی عموم تشریف لیجاتا ہے حالانکہ ما من عام الا وقد خص کی نص صریح

موجود ہی **اقول** منطقی صاحب یہان بھی آپ مطلب عبارت مسئلہ کا نہین سمجھے مطلب اسکا یہہ ہی کہ
بعض روایات مین عموما منع ہی اور بعض مین خصوصا تو بموجب قاعدہ حمل العام علی الخاص خاص
پر عمل ہوگا نہ عام پر اسیطرح جب بعض روایات مین مطلقا منع ہو و بعض مین مقید تو بموجب قاعدہ
حمل المطلق علی المقید مقید پر عمل ہوگا نہ مطلق پر اور ما من عام الا وقد خص کو یہان کیا دخل
ہے یہہ تو اسوقت کہنا چاہیے تھا جبکہ عام پر بلا نص خاص کے حکم دیا جاوے شاید آپکی غرض یہہ
ہو کہ باوجود تفحص و عدم تحقق خاص کے حکم عام نہین دیا جاسکتا یہہ البتہ تو کہا اجتہاد ہوگا جملہ
تو یاد کر لیا معنی خاک بھی نہ سمجھے **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۱۶ سے سطر ۲۲ تک کا خلاصہ انکی آپ لکھ
چکے ہین کہ روایات منع مین بوجہ روایات نبویہ کے عموم باقی نہین رہ سکتا اور یہہ بیان کرتے ہین
کہ یہہ عموم و اطلاق کے منافی نہین یہہ تناقض ہی اور افراد نادرہ شاذہ کا حکم مین افراد شایعہ
کے داخل ہونا عقلا کے نزدیک معقول ہی پس اس فرد نادر پر بھی حکم حرمت کا ہوگا اب اسکے
خلاف کہتے ہین اسکی دلیل چاہیے اور افسوس ہے یہان آپ کہتے ہین بروقت ساخت
کے امر مباح کا لحاظ نہین ہوتا و یہہ صاحب جواہر کی عبارت اپنے ثبوت مین پیش کی ہے
العجب ثم العجب **اقول** یہہ کیسا دعوی تحقیق کا ہے کہین مطلب مسئلہ کا نہ سمجھے تو نہین بنے
جناب محقق صاحب اسکا مطلب یہہ ہی کہ اولا تو ہم عموم و اطلاق کو تسلیم ہی نہین کرتے بوجہ
روایات نبویہ کے ثانیا اگر تسلیم بھی کر لین تو جو فرد شاذ و نادر غیر شایع ہے وہ داخل عموم و
اطلاق مین نہوگی اور بنا بر این بھی عند الاطلاق نہوگی نہ عقلا نہ عرفا اب کہان تناقض رہا
تناقض آپکے بیان مین ہے جیسا بیان ہوا اسی وجہ سے اس فرد مین شہید نے مسالک مین
بیع کو بغرض مباح جائز جانا ہی اور ایک جماعت متاخرین نے انکی متابعت کی ہی جیسا کہ حکم ہین
مذکور ہی اور عبارت مذکورہ جواہر ہماری مخالف نہین کمال افسوس العجب کل العجب تو آپ ایسے محقق
دعوی کمال ہی کہ مطلب فہمی کی قابلیت نہین **قولہ** صفحہ ۱۵ سطر ۱ سے سطر ۵ تک جسکا خلاصہ قولہ کے
جواب دینے مین قبل بیشک یہہ قول آپکا صحیح مگر دفع دخل کا استثنا صحیح نہین **اقول** جب قول صحیح ہوا تو

استثنا باطل ہوگا جیسا کہ گذرا قولہ باجہ مین غنا ہونیکے کیا معنی اقول جواب گذرا اسکے معنی طفل تک
جانتے ہین قولہ اگر ارگن باجہ وغیرہ مین غنا نہوا ور نہ غرض اُس سے لہو و لعب ہو تو آپکے نزدیک ضرور جائز
ہوگا مناط جواز قطعی مشترک ہے اقول اس باجے کی آواز لہو و تلذذ کی ہوتی ہے عرف و وجدان اس کا
شاہد ہے اور بیان ہوا کہ ایسی آواز حرام ہے اور مناط جواز وہین جاری ہوگا جہان مانع نہو خبر غنا
قولہ ان مین غنا نہین ہوتا اسکے کیا معنی ہین اقول اسکا جواب بھی گذرا قولہ ساری دنیا لہو و لعب کے
قائل ہین ماتمی باجہ ہو یا کہ خوب کہی باجہ تو خوشی مین بجایا جاتا ہے اقول شادی کے باجے مین اور
ماتمی باجے مین ایسا فرق ہے جسکو عرف عام اطفال و نسوان سب شناخت کرتے ہین اسمین بحث کرنا جہل ہے
جیسا کہ آفتاب نکلا ہو کہے رات ہے ایسے شخص کا قول کب قابل اعتبار ہے قولہ صفحہ ١٥ سطر ١٢ سے سطر ١٨
تک فداہت شوم کیا بات کہی چونکہ ایک مجتہد کے زمانہ سے بجتا آرہا ہے لہذا بجنا چاہیے کوئی شخص
کہہ سکتا ہے کہ جناب غفرانمآب طاب ثراہ کے زمانہ سے بہت سے لوگ شراب پیتے آرہے ہین لہذا
آپکی بنا پر ضرور پینا چاہیے حضرات علما کی موجودگی مین کسی حرام فعل کے ہونے پر اور اُسپر سکوت اختیار
کرنے سے علما کی اجازت کیونکر مفہوم ہو سکتی ہے اُنکی اجازت اُسیوقت ہو سکتی ہے جب وہ خود حکم
دین یا منع کرنے پر پوری قدرت حاصل ہو اور وہ منع نکرین آپکی خدمت اور حضرات علماء کرام کی
خدمت بابرکت مین بہت سے لوگ داڑھی صاف کرکے آتے ہین اور حضرات کسی خاص سبب اور مجبوری
سے منع نہین فرماتے تو کیا اس سے آپکی یا اُنکی اجازت داڑھی مونڈانے پر ہو سکتی ہے ہرگز نہین فتدبر
انکنت بصیرا اقول آفرین باد برین دروغگوئی و فریب و جہل ارباب دیانت و صاحبان انصاف سماعت
فرماوین کہ مطلب مولانا مدظلہ کا مسئلہ دف و طبل مین یہہ ہے کہ جناب غفرانمآب کے زمانہ سے ابتک
اُنکے امام باڑہ مین مجلس عاشورہ مین اور جناب جنت مآب اعلی اللہ مقامہ کے امام باڑہ مین نوین محرم کی
مجلس مین جناب جنت مآب کے حکم و اجازت سے باجا آتا تھا اور بجتا تھا اور خود جناب بلکہ تمام علماء مجتہدین
و صلحاء و مقدسین وغیرہ شہری بلکہ بعض غیر شہری بھی مجلس مین شریک ہوتے تھے اور سب سنتے تھے یہی طریقہ ابتک
جاری ہے اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا متواترات سے ہے کسی ادنی شخص کی مجلس مین بلا اجازت اٹھانا کوئی

امر مباح تو کر نہین سکتا چہ جائیکہ فعل حرام خصوصاً ایسے علما صاحبان اقتدار کی مجلس مین جو مرجع خلائق وصاحبان حکومت ہون اگر باجا مطلقاً حرام ہوتا تو ایسے علماء مذکورین ہرگز نہ اجازت دیتے نہ منگواتے نہ سنتے یہہ سب حرام ہے کجا یہہ بیان کجا وہ ہزلسرائی جسکو کوئی تعلق اس سے نہین طرفداری وہٹ وعناد لئے نہ خوف خدا نہ خوف رسول نہ خوف روز جزا نہ خوف مطاعن اہل حق کچھ باقی نہین رکھا اعاذنا اللہ وسائر المومنین من تلک الترہات قولہ صفحہ ۱۵ سطر ۱۸ سے آخر تک کا جواب یہہ ہے کہ کربلائے معلی وکاظمین شریفین ونجف اشرف وغیرہ مین دف بجنا عاشورا یا شب عاشورا کو اور علما کے جنازون مین بجنا یہہ سب ایسے امر ہین جنہون نے برسون وہان اقامت کی ہے اور مجاور رہے ہین یا علماء جو تحصیل کرکے آئے ہین یا وہان کے باشندے جو بالفعل وارد ہند ہین جانتے ہین اُنسے صدق وکذب ظاہر ہو سکتا ہے اور آپ کی تحقیق کیا آپکا صدق وکذب تو آپکے بیانات سے معلوم ہو چکا ہے یہہ تائیداً لکھا ہے کہ جہان کے لوگ علما کے ایسے تابع ہون مشہور ہے کہ جناب سرکار میرزا علی اللہ مقامہ نے تنباکو منع کر دیا تھا تو کل اہل بلد نے ایران مین ترک کر دیا تھا بلکہ وہان علماء مبسوط الید ہین ایسے مقامات مین باجے کا بجنا علم وتعزیہ مین ظن پیدا کرتا ہے کہ علما مانع نہین ہوتے اور یہہ موید ہے ہمارے اور اگر فرض کیجیے کہ بلا اجازت بجاتے ہین تو بھی ہمارے مضر نہین اور یہہ کہنا آپ کا کہ اس مقام پر وصف حاج وسید کا لکھنا بے محل ہے اس سے آپکے باطن کا حال معلوم ہوتا ہے من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین رقم ذلک طلبہ سید براہیم رہوی ۲۲ محرم ۱۳۳۶ھ ہجری علیہ السلام

نقل مسئلہ جناب آقا شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہ وجناب آقا شیخ حسین مازندرانی مدظلہ العالی

سوال - در ذخیرۃ المعاد در باب مکلب جواز آلات لہو مثل طبل وصنج وغیرہ ہمراہ علم وتعزیہ داری سید الشہداء در صورتیکہ مثلاً غرض از طبل طبل حرب باشد وغرض از

سوال - کتاب ذخیرۃ المعاد باب مکلب مین جواز آلات لہو کا مثل طبل وصنج وغیرہ کے ہمراہ علم وتعزیہ داری سید الشہدا علیہ السلام کے جبکہ غرض طبل سے طبل حربی ہو اور غرض

زدن آہنا ہمگر زدن مخالفین در روز عاشورا باشد کہ قطعی حرمت
از توضیح ارشاد فرمایند۔

جواب ۔ بہ جواز آن در ان صورت ظاہر میشود از وجہ جواز
پوشیدن لباس زنان در تعزیہ کہ مقصود از لباس زن پوشیدن
نہ اینست کہ غرض ازان تشبہ بزن بلکہ مقصود حکایت از زن
است قولاً و فعلاً و لباساً فتأمل جیداً فانہ دقیق نعم لا
یجری بالنسبۃ الی ما ہو لہو محرم علی کل حال کا
لمحرمات بالقصد کالغناء و بعض آلات اللہو
مثل تاروفی و نحو ذلک ثم لما کان الغرض علی ما
یظہر من التواریخ ان ما قیل انہم علیہم اللعنۃ والعذاب
کانوا یستقبلون بآلات اللہو فی خوشی انصارہم جدیداً
و وقت مبارزۃ الابطال و نحو ذلک فلو فرض ضرب بعض
آلات اللہو بقصد حکایۃ ما کانوا یفعلونہ فی ہذہ
الاوقات لا نضایق من الاباحۃ لعدم الحرمۃ لاختلاف
القصد فتبصر و تامل جیداً فی الغناء و بعض
آلات اللہو یعنی فرض حلیۃ لا یقرأن الحکایۃ
بالمحرم محرم لانا نمنع حرمۃ ہذہ الامور بہذا
القصد و الاصل الاباحۃ واللہ العالم۔

شیخ زین العابدین مازندرانی و شیخ حسین مازندرانی

یا ڈھول بجانا اُس طرح کا جو مخالفین روز عاشورا بجاتے تھے تحریر
فرمایا ہے اسکی دلیل ارشاد ہو۔

جواب ۔ بجواز کی اس صورت میں ظاہر ہوتی ہے اُس دلیل سے جس سے
جواز نکلتا ہے لباس زن پہننے کا شبیہ بنانے میں اسلئے کہ غرض
لباس زن پہننے سے یہ نہیں ہوتی کہ اپنے تئیں عورت قرار دے
بلکہ غرض اُس سے حکایت و شبیہ بنانا ہے قولاً و فعلاً و لباساً
فتأمل جیداً فانہ دقیق ہاں یہ نہیں جائز ہے کہ نسبت اُنکے
کہ جو یقیناً لہو ہو کسی حال میں اگرچہ اختلاف غرض سے
مختلف نہیں ہوتے مثل غنا و بعض آلات لہو کے جیسے تاروفی اور مثل
اُسکے اور چونکہ غرض یہ ہے جیسا کہ تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ملاعین کے انصار میں جب کوئی تازہ آتا تھا اور روز قتل
مبارزہ پہلوانوں وغیرہ کے وہ آلات لہو کا استعمال کرتے
تھے پس اگر بقصد حکایت فعل اُن ملاعین کے بعض آلات
لہو بجائیں تو مضائقہ اسکی اباحت میں نہیں اختلاف قصد سے
حرمت نہیں ہے فتبصر و تامل جیداً صورت غنا و بعض آلات لہو میں
محض یہ فرض کر لینا حکایت کا اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ حکایت امر
حرام کی حرام ہے اسلئے کہ ہم نہیں مانتے حرمت کو ان امور کی
اس قصد سے اصل اباحت ہے واللہ العالم۔

شیخ زین العابدین مازندرانی و شیخ حسین مازندرانی

فقط